سلسلہ خطبہ 09
خطبہ جمعۃ المبارک
خطب رائٹر
ابو ضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا
عنوان:
چار اعمال، ایک انعام
حصہ دوم
زیر اہتمام
شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

اہم عناصر:

❁ رات کو نماز (تہجد) پڑھو

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِيْ الْقُرْبٰى [النحل:90]

ذی وقار سامعین!

پچھلے خطبہ جمعہ میں اللہ کے فضل وکرم سے ہم نے آقا علیہ السلام کا ایک فرمان شروع کیا تھا، جس میں آقا علیہ السلام نے جنت میں لے جانے والے چار عمل بیان کیے تھے۔ ان میں سے پہلے دو پر ہم نے تفصیلی گفتگو کی تھی۔ آج ان شاء اللہ اگلے دو عمل سمجھیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ، وَقِيلَ: قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَدْ

قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ثَلَاثًا، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ، لِأَنْظُرَ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنْ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ، وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ» [ابن ماجہ: 3251 صححہ الالبانی]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور (عام لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ تین بار (کہا) میں بھی لوگوں کے ساتھ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے نبی ﷺ کے چہرۂ اقدس پر توجہ سے نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔ نبی ﷺ کا جو ارشاد میں نے سب سے پہلے سنا، وہ یہ تھا: "اے لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کرو، اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

3۔ صلہ رحمی کرو

اس حدیث مبارکہ میں آقا علیہ السلام نے تیسری بات یہ بیان فرمائی ہے کہ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ صلہ رحمی کرو۔

"صلہ رحمی" سے مراد اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا اور ان کی بد سلوکی پر انھیں درگذر کرنا ہے۔

"صلہ رحمی" قرآن کی روشنی میں:

❁ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ[النساء:1]

"اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے معاملہ میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو۔"

❁ وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى[النساء:36]

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔ والدین سے اچھا سلوک کرو۔ نیز قریبی رشتہ داروں سے بھی۔"

❁ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لاَ تَعْبُدُوْنَ إِلاَّ اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى[البقرة:83]

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے اور والدین سے اور قریبی رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ کروگے۔"

❁ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى[النحل:90]

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔"

”صلہ رحمی“ کے فوائد

”صلہ رحمی“ کے بہت سارے فوائد ہیں۔ چند ایک ہم یہاں ذکر کریں گے؛

1۔ صلہ رحمی سے رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت آتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))[بخاری:5985]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“

2۔ صلہ رحمی سے رحمتِ الٰہی نصیب ہوتی ہے:

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”رحم رحمان سے نکلا ہے۔ اللہ نے اس سے کہا: ((مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ)) یعنی ”جس نے تجھے ملایا میں اسے ملاؤں گا اور جس نے تجھے توڑا میں اس سے قطع تعلقی کرونگا۔“[بخاری:5988]

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللهُ [بخاری:5989]

"رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے (اور) کہتا ہے: جو مجھے ملائے گا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا۔ اور جو مجھے کاٹے گا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا۔"

❁ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((أَنَا اللهُ،وَأَنَا الرَّحْمٰنُ،خَلَقْتُ الرَّحِمَ،وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِيْ،فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ ،وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ ۔ أَوْ قَالَ : بَتَتُّهُ))[ترمذی:1907 صححہ الالبانی]

"میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں۔ میں نے رحم کو پیدا کیا اور میں نے اس کا نام اپنے نام سے نکالا۔ لہٰذا جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔"

یہ حدیث قدسی ہے اوراس میں اس بات کی صراحت ہے کہ لفظِ رحم اللہ کے اسم مبارک (رحمن) سے نکلا ہے۔ اس لئے اللہ کے ہاں اس کے وصل وقطع (یعنی صلہ رحمی اور قطع رحمی) کی اہمیت انتہا درجے کی ہے۔

3۔ صلہ رحمی دخولِ جنّت کا سبب:

حضرت ابو ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ[بخاری:5983]

"تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا۔ اور نماز قائم کر، زکاۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔"

4۔ رشتہ داروں پر خرچ کرنے سے دوگنا اجر ملتا ہے:

❁ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَة،وَعَلٰى ذِيْ الرَّحِمِ ثِنْتَانِ:صَدَقَة وَصِلَة

"مسکین پر صدقہ کرنا صدقہ ہی ہے جبکہ رشتہ دار پر خرچ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔" [نسائی:2583 صححہ الالبانی]

❁ إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: «وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ» [بخاری:2594]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کی تو رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے ننھیال والوں کو دی جاتی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

5۔ صلہ رحمی کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُوْلِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَن يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[النور:22]

"اور تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہیں کھا لینی چاہئے بلکہ معاف کر دینا اور درگذر کر دینا چاہئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ معاف فرمادے؟ وہ معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

یہ آیت در اصل اس وقت نازل ہوئی تھی جب ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تھی اور بعض سادہ لوح مسلمان بھی اس فتنہ کی رو میں بہہ گئے تھے۔ ان میں سے ایک مسطح رضی اللہ عنہ تھے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے اور چونکہ یہ محتاج تھے اس لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں خرچہ وغیرہ دیا کرتے تھے لیکن جب یہ بھی تہمت لگانے والے لوگوں میں شامل ہو گئے تو آسمان سے وحی کے ذریعے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہونے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ وہ اب مسطح رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیں گے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں عفو و درگذر کی تلقین کی گئی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

بَلٰی وَاللّٰہِ یَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا [بخاری:4757]

"کیوں نہیں اے ہمارے رب! ہم یقینا یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں معاف کر دے۔" اس کے بعد انہوں نے مسطح رضی اللہ عنہ کا خرچہ پہلے کی طرح جاری کر دیا۔

لہٰذا اس آیتِ کریمہ اور اس کے سببِ نزول سے ثابت ہوتا ہے کہ رشتہ داروں پر خرچ کرنے اور ان سے اچھا برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور وہ ایسا کرنے والے کے گناہ کو معاف فرمادیتا ہے۔

کافر رشتہ داروں سے صلہ رحمی:

❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک بنو فلاں کی آل واولاد میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرا دوست اللہ اور صلحا مومنین ہیں، لیکن میری ان سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔" [بخاری:5990، مسلم:215]

یعنی وہ میرے رشتہ دار تو ہیں لیکن دوست نہیں کیونکہ وہ کافر ہیں لیکن رشتہ داری کی وجہ سے میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ (آل فلاں) سے ابو لہب یا ابو سفیان یا حکم بن العاص یا عموما سارے قبائلِ قریش یا خصوصا بنو ہاشم یا آپ کے اعمام (چچے) مراد ہیں اور ظاہرِ حدیث بھی یہی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ بہ سبب مسلمان نہ ہونے کے مجھے ان سے دوستانہ محبت وپیار تو نہیں ہے مگر بہ سبب قرابت میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ صلہ رحمی کرنے کیلئے اسلام شرط نہیں ہے۔

❁ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "میری والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں، وہ اسلام سے منکر تھیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔" [بخاری:5978، مسلم:1003]

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ قرابت دار خواہ کافر کیوں نہ ہوں ان سے نیکی کرنی چاہیئے۔

صلہ رحمی کا اصل مفہوم:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ [مسلم:6525]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے (بعض) رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کے ساتھ ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا سلوک کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو تم ان کو جلتی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش پر رہو گے، ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا» [بخاری:5991]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

قطع رحمی کے نقصانات

(۱) قطع رحمی لعنت کا سبب:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِن بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ [الرعد:25]

"اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ اسے توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اُن پر لعنت ہے اور ان کیلئے برا گھر ہے۔"

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جب مخلوق کو پیدا کر چکا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر کہا: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ میں آنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہاں، کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اسے (اپنی رحمت سے) ملاؤں جو تجھے ملائے اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں جو تجھے کاٹے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے کہا: بس یہ بات طے ہو گئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اللہ کا یہ فرمان پڑھ لو:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ۔ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ﴾ [بخاری:5978، مسلم:2554]

"اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے، اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔"

(۲) قطع رحمی دخولِ جنت میں آڑ:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))[بخاری:5984، مسلم:2556]

"قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

(۳) قطع رحمی کی دنیا میں سزا:

حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعَقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخِرُ لَه فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ[ترمذی:2511 صححہ الالبانی]

"بغاوت اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ ان کی سزا دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلدی مل جانے کے لائق ہے۔ اور آخرت کی سزا اس کے علاوہ ہے۔"

(۴) قطع رحمی رحمتِ الٰہی سے دوری کا سبب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"رحم رحمان سے مشتق ہے اور عرش سے ٹکا ہوا ہے۔ اور کہتا ہے: اے رب! مجھے قطع کیا گیا۔
اے رب! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا۔ اے رب! مجھ پر ظلم کیا گیا۔ اے رب! اے رب!
تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ میں اسے (اپنی رحمت سے) ملاؤں جو
تجھے ملائے اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں جو تجھے کاٹے۔"[صحہ الألبانی فی صحیح الترغیب
والترہیب:2530]

4۔ رات کو نماز (تہجد) پڑھو

اس حدیث مبارکہ میں آقا علیہ السلام نے چوتھی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ،
وَالنَّاسُ نِيَامٌ، رات کو نماز (تہجد) پڑھو۔

نمازِ تہجد اور نبی ﷺ:

نمازِ تہجد کی عظمت واہمیت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو حکم دیا:

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ قُمِ اللَّيْلَ إِلاَّ قَلِيْلاً ۔ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلاً ۔ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ
الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً[المزمل:4-1]

"اے کپڑا اوڑھنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی قیام کیجئے، رات کا آدھا حصہ یا اس سے
کچھ کم کر لیجئے، یا اس سے زیادہ کیجئے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے۔"

اسی طرح فرمایا: وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [الاسراء:79]

"اور رات کو تہجد ادا کیجئے، یہ آپ کیلئے زائد کام ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کردے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کا اتنا اہتمام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (اتنا طویل) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹنے لگتے۔ میں عرض کرتی: اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرمادی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے:

((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)) "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟" [بخاری:4837، مسلم:2820]

نمازِ تہجد کے فضائل:

1۔ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمن کی صفات کے ضمن میں قیام اللیل کرنے والوں کی یوں تعریف فرمائی:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا [الفرقان:64]

اور جو اپنے رب کے حضور سجدہ اور قیام میں رات گذارتے ہیں۔

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ تہجد کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ : شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ : صَلَاةُ اللَّيْلِ)) [مسلم:1163]

"رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے۔"

3۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ،وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ [مسلم:815]

"صرف دو آدمی ہی قابلِ رشک ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا (اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) اور وہ اس کے ساتھ دن اور رات کے اوقات میں قیام کرتا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اسے دن اور رات کے اوقات میں خرچ کرتا ہے۔"

4۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ،وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ،وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ [أبو داؤد:1398 صححہ الالبانی]

"جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔ اور جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔اور جو شخص ایک ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اسے اجر وثواب کے خزانے حاصل کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

5۔ قیام اللیل گناہوں کو مٹاتا اور برائیوں سے روکتا ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ،وَهُوَ قُرْبَة إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرٌ لِلسَّيِّئَاتِ،وَمَنْهَاةٌ لِلْآثَامِ[ترمذی:3549حسنہ الالبانی]

"تم قیام اللیل ضرور کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت تھی، اس سے تمہیں تمہارے رب کا تقرب حاصل ہوتا ہے، یہ گناہوں کو مٹانے والا اور برائیوں سے روکنے والا ہے۔"

6۔ قیام اللیل پر ہمیشگی کرنے والے متقین اور محسنین میں سے ہیں جو کہ اللہ کی رحمت اور اس کی جنت کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ. آخِذِيْنَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ. كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ[الذاریات:18-15]

"بلاشبہ متقی (اس دن) باغات اور چشموں میں ہونگے۔ جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا وہ لے لیں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکوکار تھے۔ وہ رات کو کم سویا کرتے تھے اور سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے۔

7۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ [ابوداؤد: 1308 حسنہ الالبانی]

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس بندے پر جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اور رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس بندی پر جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی اور اپنے شوہر کو جگاتی ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔"

تہجد کے وقت کی اہمیت:

❁ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ [ترمذی: 3579 صححہ الالبانی]

'اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب رات کے آخری حصے کا وسط ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ تو ایسا ضرور کرنا۔'

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ ، فَيَقُوْلُ : مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ))

وفی روایۃ لمسلم: ((فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ [بخاری: 7494، 6321، 1145، مسلم: 758]))

"ہمارا رب جو بابرکت اور بلند وبالا ہے جب ہر رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے۔ پھر کہتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں اسے معاف کردوں؟" مسلم کی ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: "پھر وہ بدستور اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جائے۔"

❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِيْ اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ))[مسلم: 757]

”بے شک ہر رات کو ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی ضرور عطا کرتا ہے۔“

ایک عظیم انعام

یہ چار باتیں بیان کرنے کے بعد آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ”تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“